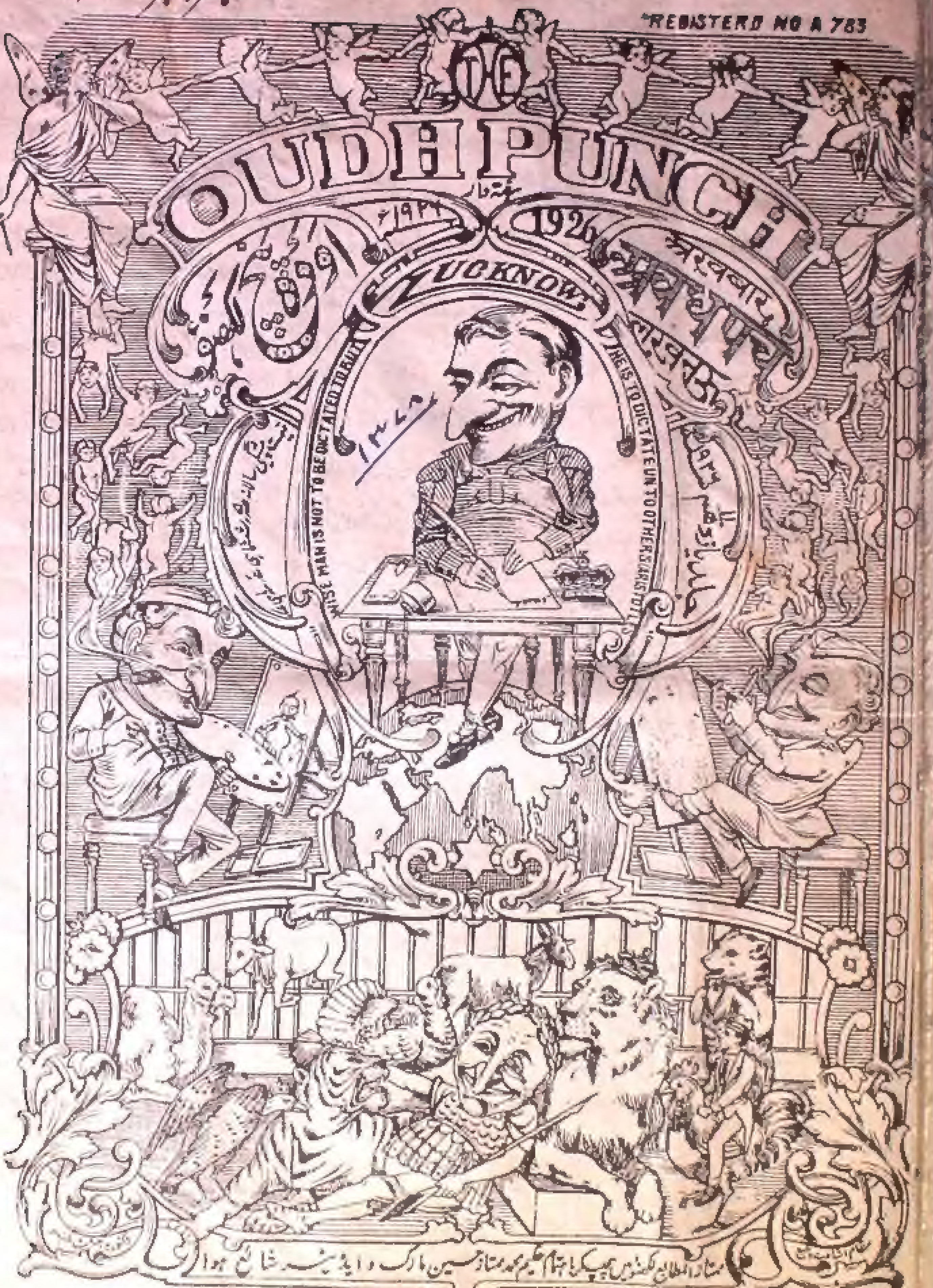
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



جلد ۱۱ نمبر ۳۷

مضامین غیر

پنجشنبہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء

پنبہ دہن لیڈر

کہا کرتے ہین اکثر شیخ خرم
زمانہ شان اون کی دیکھتا ہے
کتابین گو ہین وہ ہر فن کی لادے
رہا کرتے ہین وہ خاموش اکثر
او نھین غیرون سے کچھ نسبت کہان ہے
کوئی انکا مخالف ہو تو فوراً
سیاست مین ہے اون کو دخل پورا
وہ لیڈر بھی ہین پورے مولوی بھی
نہین گنتے کسی کو اپنے آگے
وہ سب الحاد و بیدینی کا مطلب
چڑھی رہتی ہے تیوری بھی ہمیشہ
مگر آتے نہین میدان مین زنہار
کہو کچھ تم۔ جواب اس کا نہ دین گے
تم آخر تنگ سے ہو جاؤ گے خاموش

بہت ہے حضرت سید مین دم خم
وہ گویا علم کے ہین ایک البم
روان ہین ایسے جیسے تیز شبنم
رہے شان تجمل تا کہ قائم
وہ اک دریا ہین اور دنیا ہے شبنم
خلاف اُس کے لگاتے ہین تُگدم
وہ دیکھے بیٹھے ہین یورپ کا عالم
میان ہر دو این ہم اور آن ہم
کہ یکتائی رہے حضرت کی قائم
سمجھتے ہین کہ ہے دینا رد و درہم
وہ ہین گویا بجائے خویش طُرم
کہ وہ اک ذنگی رہے یا رون مین قائم
کہ یہ ہے ایک خودداری کا عالم
کہی سعدی کی پھبتی۔ کہتے ہین ہم

نیاموزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم

راقم "شیخو" محلہ سید واڑہ ڈاکخانہ
خان پور ضلع مظفر پور

نوٹ:۔ اسم قسم کا قافیہ اگرچہ قدمائے جائز رکھا ہے مثلاً ؎

آدمی را آدمیت لازم است
عود را گر بو نباشد ہیزم است

لیکن دل قبول نہین کرتا۔ ترک بہتر ہے فقط "منچ"

شوہران اردو

نظام کالج اردو میگزین بابتہ ماہ مئی ۱۹۳۶ء کو دیکھکر جو خیالات پیدا ہوئے وہ

بعنوان ذیل ہدیہ ناظرین پنچ ہین۔ نقاش

آج کل اردو جرائد اس قدر کثرت سے شائع ہو رہے ہین کہ پاپائے روم کے زمانہ

اقتدار مین ناجائز بچے بھی اس کثرت سے نہ پیدا ہوتے ہون گے۔ پھر بھی اردو بیچاری کو ظاہری یا باطنی کسی قسم کی ترقی نصیب نہین اور اسکا قوی اندیشہ ہے کہ یہ کثرت اولاد پستان مادر مین ایک قطرہ شیر بھی نہ باقی رکھیگی اور آلی زچہ کو بہت جلد آخری منزل پر پہونچا دیگی۔ اردو کی ترقی کا خیال یقیناً ایک اچھا خیال ہے لیکن ترقی اصول کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ ایک دو سالہ بچہ کا نکاح ممکن ہے لیکن سال ہی بھر مین اُس سے اولاد کی امید رکھنی قطعی حماقت۔ آج کل ہر شخص اردو بیچاری کو اپنی زر خرید کنیز سمجھتا ہے اور اسی خیال کی بنا پر بلا امداد قاضی صاحب اس سے متمتع ہوتا ہے جس کا نتیجہ کمزور۔ ناقص الاعضا بیمار جرائد کی صورت مین ظاہر ہوتا ہے۔ مصرع ؎

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینی گناہ است

کے خیال سے کچھ لکھ رہا ہون۔ یہ مین بخوبی جانتا ہون کہ "وقت بے نصیحت" سُننے اور ماننے کی چیزون مین شمار نہین ہوتی۔

شوہر اول ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کرنا خصوصاً نظم کا نظم مین بہت مشکل کام ہے۔ اسی واسطے ترجمہ کرنے والے کو اختیار کامل ہے کہ خواہ وہ لفظی ترجمہ کرے یا ذاتی۔ اچھا ترجمہ وہی سمجھا جاتا ہے جو اصل کا صحیح مطلب صحیح زبان مین ادا کر دے۔ حضرت مسلم بی۔ اے کے ایک طالب علم نے نواب نظامت جنگ بہادر کی انگریزی نظم (Lament) کا ترجمہ بعنوان "روح" کیا ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ اس نظم کے دو بند ہین آٹھ آٹھ مصرعون کے۔ پہلے بند کا پہلا مصرع ہے "آسمان تیرا زمین تیری خدائی تیری"۔ بند کے آخری مصرع ہے "اور لحد جسکو نہین تاب جدائی تیری" کا زوج ہے۔ یہ انگریزی نظمون کی کورانہ تقلید ہے۔ کوئی خاص فائدہ نظر نہین آتا۔ مذکورۂ بالا دو مصرعون کے درمیان چھ مصرع نہین بلکہ تین شعر ہین کیونکہ ردیف و قافیہ کے وجود نے امتیاز پیدا کر دیا ہے۔ اب اس پر بہ حیثیت ایک مکمل بیت کے غور فرمایئے ؎

آسمان تیرا زمین تیری خدائی تیری
اور لحد جس کو نہین تاب جدائی تیری

آسمان۔ زمین۔ خدائی کو ملک مین دیدینے کے بعد لحد کو متاثر کرنا چہ معنی دارد جب تک عنوان پر نگاہ نہ ڈالی جائے یا سامع کو آگاہ نہ کیا جائے تیری کا مرجع کریار ہو رہا ہے۔ یہ تشبیب نہین کہ سامع یا ناظر منتظر رہے۔ نظم کا شعر ہے وہ بھی پہلا شعر۔ پھر مین کہین اسم کا پتہ نہین لہذا اضمار قبل الذکر غلط ہے۔ مصرع ثانی مین لحد کو ذی روح سمجھنے کا کوئی قرینہ موجود نہین۔ پھر لحد کا روح کے فراق مین بیتاب ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جس کی تصدیق ریوڑ بھی نہین کر سکتا ہے۔ ان دونون کی کسی ملاقات یا لاسلکی یا ٹیلیفون پر گفتگو کا حال بھی کبھی نہین چھپا۔ نہ یہ لیگ آف نیشنز کے ارکان ہین نہ معاہدہ کو کار تو پہ انکے دستخط۔

The grave that holds no promise of rebirth.

کا ترجمہ ہے "اور لحد جس کو نہین تاب جدائی تیری"۔ لفظی یا معنوی کسی اعتبار سے بھی درست نہین ہان اگر نظام کالج کے طالب علم

کسی قانون عکس العمل کے تحت تبدیل حالت و تغیر حاصل ہو گیا ہے تو دوسری بات ہے۔ اگر عنوان یعنی "روح" حذف ہو جائے تو سننے والے کو ہرگز یہ معلوم نہ ہو کہ خطاب کون ہے۔ اور ممکن ہے کہ شعر کا پہلا مصرعہ سنکر یہ سمجھے کہ یہ دوا استدعا کیجے پھر دوسرا مصرعہ سنکے مشکل میں پھنسے کہ آخر یہ کون صاحب ہیں جو ایک ملک عدم کو لحد کے ساتھ پیوست کرنا چاہتے ہیں۔

دوسرے شعر میں مترجم صاحب اس کا مطلب ظاہر کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ تیسرا شعر ترجمہ نہیں خوش خاص ہے۔ چوتھا شعر سل یہ ہے

گوشہ دل میں محبت نے لگا رکھا ہے
مرگ جیسے مزہ آب بقا چکھا ہے

پہلا مصرعہ ایک ایسا انکشاف ہے جسکو غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے یعنی روح گوشہ دل میں مقید ہے دیگر اعضا و جوارح بیجان ہیں اور یہ تنہی سی روح بھی صرف محبت کرنے والے دلوں میں ہے۔ جو اسکے شیخ کہ وہ ارکان جو محبت کرنے والے دل نہیں رکھتے مردہ ہیں اور انکی املاک بحیثیت لاوارثی ضبطی کے قابل ہے۔ دوسرے مصرعہ کو غنیمت جس نے پہلا مصرعہ معطل کر کے

اور لحد جسکو نہیں تاب جدائی تیری

سے جفت کر دیا ہے۔ اس آوارہ مزاجی نے سے اور لحد ... تیری کو ازدواج مکرر کا مرتکب کر دیا اور دفعات تعزیرات آصفیہ عائد ہو گئی پھر اخراج السلطین مزید برآن۔ سے اور لحد ... انکی تشریح اوپر گزر چکی ہے۔ اب سے مرگ جیسے مزہ آب بقا چکھا ہے۔ کو لیجئے۔ ہر زبان اور ہر ملک کے خیالات، اصطلاحات، طرز ادا میں فرق ہے۔ انکو قرآن شریف کی آیت۔ وید مقدس کا اشلوک۔ بائبل ورس کی نظیر سمجھنا غلطی ہے۔ مرگ اگر مجسم ہے یا ہو گئی تو اسکو فنا ضروری ہے۔ ذات باری کے علاوہ کوئی چیز باقی رہنے والی نہیں۔ اگر موت در اصل حقیقت موجودات کے مٹ جانیکا نام ہے تو جب موجودات کا خاتمہ ہو جائیگا موت بھی ختم ہو جائیگی مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ پرسش اعمال کے بعد اپنی اپنی ڈگریوں کے لحاظ سے لوگ نعیم و جحیم کے طبقات میں بھیجدیے جائینگے پھر موت نہیں۔

دوسرے بند میں مترجم صاحب ... ایک ڈسٹرکٹ (بعض مشہور شعراے انگلستان کا مولد و مدفن ہے انگلستان کے شمال میں کمبرلینڈ کی کاؤنٹی میں واقع ہے۔)

میں نظر آتے ہیں اور ردیف و قافیہ کے پردے میں چشمہ ... ہزار۔ یہاں بھی پہلا اور آخری مصرعہ ملکر شعر مکمل ہوتا ہے۔ اس شعر نے بھی سرخاب کی قسمت پائی ہے یعنی اشعار کے تالاب کے ایک ایک کنارے پر ایک ایک مصرعہ اپنے جفت کی امداد کا منتظر نظر آرہا ہے۔ پہلا مصرعہ ملاحظہ ہو

رگ ہر ایک صنعت صانع پر اجالا کیے

اللہ اکبر۔ رگ ہے یا کان ہے [illegible] شمالی امریکہ کے راکی [illegible] پہاڑ کے اندر ... جو سرزمین بتائی ہیں وہ باصطلاح جغرافیہ کانیں کہلاتی ہیں۔ جس میں بجلی کے ستون نصب کرنے کی گنجائش ہے اور سیاحوں کے آرام کیلیے یہ انتظام ضروری۔

سے ہر شفیق میں اے روح تو ... کو۔ سبحان اللہ تضاد لفظی و معنوی کا ایسا اجتماع خلیل و خوش کی نگاہ سے بھی نہ گزرا ہوگا۔ بیمار تو نہ ... علاج کرکے تو مر جائے۔ اے معشوق تو توانا تندرست صحت کا خیال رکھ۔ دھوپ اور فکروں سے بچ۔ پوڈر استعمال کیا کر تاکہ تیری صحت خراب ہو جائے اور رنگ سیاہ۔

سے تا کہ تسلیم و رضا سے ہو بقا کی تعلیم۔ خود چار تا اب میں تو یہ نہ تسلیم و رضا ہے نہیں۔ یاں جز عطا ... اور تم بیٹھے رہو۔ بھوک لگے اور کھانا نہ کھاؤ۔ ... ہو اور اسکے رفع کے لیے ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ۔ فلسفہ قابل قبول سہی لیکن اس سے تعلیم بقا کس طرح ممکن ہے شاید کوئی ایم۔ اے صاحب سمجھا سکیں۔

ساتواں مصرعہ سے اور بند اس سے ... موزون نہیں جب تک ... پڑھا جائے۔ غرضیکہ ہر مصرعہ شعر بیجا ہے۔ ربط ندارد ہے۔ ...

(باقی آئندہ)

راقم ... کربلائی۔

موتیا بند یعنی تبصرۂ شعر الہند

(تتمہ ۱۳ ستمبر)

نمبر ۵

اسی باب میں حضرت مصنف نے ایک عجیب و غریب حکایت لکھی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سودا باوجود نکتہ سنجی و نازک خیالی ایک سفیہ آدمی تھے مگر یہ حکایت ادسی فرضی گپ ہے جو مولوی سے نقل کی گئی ہے جسکا بجید خیال حضرت مصنف کے کتب خانہ میں محفوظ ہے یعنی تاریخ شعرا اردو مصنفہ حضرت ... حکایت یہ ہے کہ سودا نے حاجی محمد جان قدسی کی ایک پوری غزل کا ترجمہ اردو میں کیا اور اس کو ایک مجلس مشاعرہ میں جو سراج الدین علی خان آرزو کے گھر میں منعقد ہوئی تھی اپنی طرف منسوب کر کے پڑھا۔ عام لوگ تو اس راز کو نہ سمجھ سکے لیکن خان آرزو نے داد دیکر فی البدیہہ یہ شعر پڑھا

شور سودا حدیث قدسی ہے
محو رکھیں چاہیے فلک تک

مرزا رفیع سودا نے یہ شعر سنا تو فرط مسرت میں آنکھ کر ادن سے بے اختیار لپٹ گئے۔

بھلا خیال تو کیجئے یہ کیسی دیدہ دلیری ہے کہ آپ ایک مردہ شخص پر گڑھے ہوئے واقعات کے ذریعہ سے جنکا ذکر کسی مستند تذکرہ میں نہیں ہے محض یہ دکھانے کے لیے چوٹ کر رہے ہیں کہ ... دور کی کوڑی لانے والوں میں ہیں ہماری معلومات کا دائرہ بہت وسیع ہے !! درحقیقت پوری غزل جب تک ثبوت دعوے میں نقل نہ کی جائے اوس وقت تک ہم تو اسے افترا پردازی بہتان کے ذیل میں جگہ دیں گے اور بہت تہذیب کا خیال کیا تو یوں کہینگے کہ حضرت مصنف اپنے اوستاد کی طرح خلاق واقعات ہیں۔ اوستاد ذوق بڑے تجربہ کار تھے اس وجہ سے وہ اصل واقعہ کی صورت کی دہشتی کی روغن کاری سے بدل دیتے تھے۔ شاگرد صاحب دو چار ہاتھ بڑھ گئے اونھوں نے کتابیں گڑھ لیں۔

اور جس جگہ دوسرے واقعہ نگارون سے تفوق کی ضرورت محسوس ہوئی اونھین کتابون سے نرالے واقعات نقل کر دیئے۔ اصحاب فہم خود ہی خیال فرما سکتے ہین کہ محمد جان قدسی کی غزل کا ترجمہ کر لے اور اون مضامین کو اپنے طرف منسوب کرنے کے بعد خان آرزو کی صدیہ چغلی سودا کے لیے کیسے فرط مسرت ہوئی ہوگی یا افراط ندامت۔

یہ نیا قانون سیکالوجی کا آج معلوم ہوا کہ جب چوری پکڑی جائے تو چور فرط مسرت سے چوتڑ پیٹنے لگتا ہے اور بے اختیار گرفتار کنندہ سے لپٹ جاتا ہے۔ اب امید ہے کہ بندۂ کمال نے جانشر کتاب شعر الہند کی آنکھ مین چلایا اور اوس کے مسروق مضامین کا بلورہ دنیا کو دکھا دیا ہے تو مصنف صاحب اس حرکت پر سودا کی طرح آپ ندامت مین غرق ہونگے بلکہ فرط مسرت سے بے اختیار لپٹ جائینگے۔ لاحول ولا قوۃ۔ آپ بھی نرے مولوی ہی رہے۔ لکھنے بیٹھے شعر الہند اور بات کی تمیز نہ سیکھی۔ اگر آپ کہتے کہ جستہ جستہ سودا نے فارسی اشعار کا ترجمہ کر لیا ہے تو عیب نہ تھا مگر ساری غزل کا ترجمہ نظم کرنا اور ترجمہ کے عوض مصنف بنے کی غرض سے مشاعرے مین پڑھنا یہ اگر ثابت ہو جائے تو سودا کی جگہ اخلاقی جیل خانے مین ہونی چاہیے۔ ترجمہ بہتون نے کیا ہے جیسے مولانا جامی نے فرزدق کا پورا قصیدہ اپنی زبان مین ترجمہ کیا تو کیا یہ بھی دعوے کیا تھا کہ یہ مضامین فرزدق کے نہین ہین میرے ہین۔ اسی طرح حضرت علی کے دیوان مین سے ان اشعار کا ترجمہ کیا گیا۔

السیف والخنجر ریحاننا	اُفٍّ علی النرجس والآس
شرابنا من دم اعدائنا	وکاسنا جمجمۃ الراس

گل و ریحان ما تیغ است و خنجر	بکار ما نیاید نرگس و آس
شراب ماست خون دشمن ما	اساس کلہ او بہترین کاس

دیگر

مکانۃ الساحۃ دار خلیلہ	واسن من فارت یوم بوس
دانا بحر قتہ جوا ذا	دوکان الجواد من الجرس
مکانہ جوانمردی بہشت است	بروز خوف ہول زہیبت فہ

نسوزد آتش دوزخ سنی را	اگرچہ آن نکو سیرت بود گبر

علیٰ ہذا القیاس

ولدتک امک یا ابن آدم باکیا	والناس حولک یضحکون سرورا
فاجہد لنفسک ان تکون اذا بکوا	فی یوم موتک ضاحکا مسرورا
یاد داری کہ وقت زادن تو	ہمہ خندان بدند و تو گریان

آن چنان زی کہ وقت مردن تو
ہمہ گریان شوند و تو خندان

اس قسم کے صدہا ترجمہ عاجز مضمون نگار کے پیش نظر ہین لیکن کسی مترجم کے بارے مین فرط مسرت مین اوچھل کر بے اختیار لپٹ جانے (یا چٹکی دینے) کا واقعہ مسموع نہین ہوا۔

آگے بڑھ کے جناب مصنف نے بعنوان "میر و میرزا" میر تقی میر اور میرزا رفیع سودا کے کلام کا موازنہ فرمایا ہے جس کی نسبت ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ "کلام میر سمجھے اور زبان میرزا سمجھے؟ حقیقت مین بیان کچھ بھی نہ سمجھے" ہم ہی نہین جناب مصنف خود بھی اس کا اقرار بایں الفاظ کرتے ہین "میر و مرزا کا موازنہ جس قدر آسان ہے اوسی قدر مشکل بھی ہے"

ہان بے شک کم مایگی کا پیدا کیا ہوا اشکال ہر جگہ ستد راہ ہے چنانچہ یہ ارشاد بھی کم مایگی و عدم اطلاع پر مبنی ہے۔

"جا بجا زبان دونون کی فحش اور مبتذل ہے کہین کہین سبک مضامین دونون باندھ جاتے ہین۔ شتر گربگی یعنی کلام کی ناہمواری دونون کے یہان پائی جاتی ہے"

باین معنی کہ واقعات اگر فحش ہون اور اونھین



تمنائی: "منعیبی کمزوری کا علاج امید ہے۔ امید۔ پستول کلین ہے۔ بس ایک خوراک!"

حافظ مسیتا محمد رفیع تاجر گوشت سرکہ لکھنؤ کی عمدگی مال و کفایت نرخ کا ثبوت ایک معمولی آرڈر سے ہو سکتا ہے۔

کوئی بیان کرنے پر مجبور ہو تو مثنوی فحش سے بچنا محال ہے۔ بابل اور شاکر دیکھیئے۔ اور یہ نکتہ چینی بھی عدم تدبر کی دلیل قوی ہے۔

"اردو کا ایک نہایت بدنما عیب امرد پرستی کا علانیہ اظہار ہے اور اس میں بھی میر صاحب سودا پر فائق ہیں" یعنی کہ اول تو یقولون ما لا یفعلون الخ جو کچھ کرتے نہیں اوسکا اقرار کرتے ہیں اشعرا کی عادت ہے جیسے خدا نے بھی ظاہر کر دیا دوسرے شعرائے ہند عموماً عورت کے نفسانی کیفیات نظم کرتے ہیں لہذا جو کچھ وہ کہتے ہیں اوسے ایک عورت کے خیالات سمجھنا چاہیئے۔

باقی آئندہ

راقم رفیع الخیال کمال

انڈین مسلم حجاز کانفرنس

کوئی دیکھے لاسے لگائے کے پھول
ہم اپنے کسو بھی کی جڑ دیکھتے ہیں

اے حضرت الکھنؤ میں حجاز مسلم کانفرنس ہوئی تو وہ بھی خوب ہوئی یعنی حافظہ قیصر باغ کی بارہ دری یا اوسکے تحت تعلقداران اودھ میں اجلاس فرمایا۔ سننے میں خوب ہوئی یعنی کہ اچھے اچھے رزولیوشن پاس ہوئے۔ بچھڑے ملے آگ پانی میں معانقہ ہوا یاس و امید۔ مسرت و رنج میں وانشہ پر تول ہوئی۔ عبوس چہرہ ابن سعود کی روحانی اولاد کم تھی اور خاموش رہی رزولیوشن بے کھٹکے پاس ہو گئے ظاہرا بھی خوب بوجہ کہ کونسل کے الکشن کا زمانہ قریب ہے جن حضرات کو عمر بھر مذہبی جلسوں میں اعانت و شرکت کی توفیق نہ ہوئی تھی وہ بھی داڑھی مونچھ مونڈے اچھے خاصے میان کامیاب کی یادگار بنے حمایت مذہب پر کوٹ پتلون سمیت آمادہ کرسیوں پر ڈٹے ہوئے تھے۔ بگڑ یاں بھی تھیں ہیٹ بھی تھی لال ٹوپی کے سیاہ پھندنے بھی ہر جنبش میں اخوتوں نجبوں کی لڑائی اور دم جنبانی بوزینگان سُرخ سُرین کا تماشا دکھا رہے تھے۔ با الفاظ عجب ہوئی اسلیئے کہ بطون اہل باطن روغنی غذاوں سے محروم تھے پوست کا غلبہ تھا ذہن ہو گئی مگر

سب پھول ہیں کہ لائے ہوتے ہوئے گئے
ہم سے تو کوئی پوچھے ہم کیوں گئے ہیں

لیجئے رزولیوشنوں کی عبارت ایسی خوبصورت ایسی پر مغز ایسی صحیح ایسی با محاورہ ہے کہ واہ جی واہ۔ خدا بھلا کرے اوس منشی یا اوس سبجکٹ کمیٹی کا جسنے فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیئے نئے نئے محاورے گڑھ کے رکھ دیئے۔ خدا رحم کرے اون پریس کے قائم مقاموں پر جو تربت حیدری کے چند ہے کی طرح ایک نام نہاد اردو پریس کانفرنس کی تریاکی تھیلی سے گولی بن کے نکلے اور سبجکٹ کمیٹی میں شامل کئے گئے مگر اتنا بھی نہ ہو سکا کہ عبارت رزولیوشن درست کر دیتے۔

واللہ دیکھیئے تو سہی الفاظ ہیں کہ ریوڑیاں ہیں۔ گھلا گھلا کے ذائقہ لیجئے۔ فرماتے ہیں۔

"وہ اپنا عمیق رنج و غصہ واقعات پر ثبت کرتی ہے"۔ اے سبحان اللہ رنج اور پھر او تھلا نہیں گہرا چنیا سوت ہاروت و ماروت کا مسکن۔

غصہ اغصہ بھی جموت ارش کی شناگاہ۔ جبکی تہ کا پتا سودی غوطہ خور نہ لگا سکین القصہ پھر واقعات کے تھپیڑان دونوں کا ثبت ہونا۔ نور علی نور۔ ثبت یعنی قائم ہو جانا خود۔ یعنی اور یعنی ثابت زبان بر وقت خصوصیت واقعات۔ ہم ایسے الفاظ ہیں کہ افیم کی ڈبیا اون پر نثار۔ کالی کالی گولیوں کے کاکا بسی موتی اون پر نچھاور۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ چھاپے کی غلطی ہے دراصل عبارت یون تھی ۔ "اپنا عمیق رنج و غصہ ذیل کے واقعات کی بابت پر ثبت کرتی ہے"۔ اتفاقاً پریس تھا پوچھا بعض تھے چھاپے گیا بعض آدھے بچے آدھے سطر رہ گئے اور بعض کی صورت بگڑ گئی۔ مثلاً "آئندہ" "لنڈن" بن گیا۔ "تسلسل" کی "میم" حلق میں جا رہی "مسا" رہ گیا۔ "حجاز" کا الف حلق کے کنوین میں بالٹی کی طرح "میم" کی تلاش میں روانہ ہوا۔ "تقاسیر" کی "ے" منا دے "مرحوم ہوی بزرگان" کی "زے" "الف" بانس میں کٹیا" کی طرح آویختہ ہوی اور سیر بھی "علمائے کرام" کی "سے" اور صورتی ہی کھنچی۔ معلوم ہون کا دوسرا "واو" پے ہو گیا مسلمانوں کی مسلمانی دانتوں سے یون ہوی کہ "مسلمانون" نظر آتے ہین حرف مقتضی و چادر کی کسر ہے۔ یہ تو کمپوزیٹر کے ثبت کی غلطیاں ہیں لہذا کمبخت پریس کے سر منڈھیئے ابھی اس چار سطر کی عبارت میں اور بھی مواد بھرے ہوئے ہیں یعنی تباہ ہوئے "عظام" اور "زیارات" اور "ادا" کی صحت پر لالہ قتیل کی جان منگل اتوار صدقہ کرنے کو جی چاہتا ہے۔

اور "فرق اسلامیہ" کی جگہ "فرقی اسلامیہ" کی یائے تحتانی پر انڈون والی بیج قربان۔ پہلے رزولیوشن کی غلطیاں ختم ہوئیں اب دوسری تجویز ملاحظہ ہو "اس کانفرنس کی رائے میں ان سعود کو کوئی حق



انڈین نیشنل کانگریس کی چوگان بازی

"سگ گوئے ربود و ما بچوگان"

نہین تھا کہ وہ ارض مقدس حجاز پر حکمرانی کرین ... اپنے آپ کو حجاز کی حکومت کے لئے اوپر بھی ناقابل قبول ثابت کر دیا ہے"

تیسرے رزولیوشن کا چاند سا ٹکڑا دیکھئے:۔ "انڈین مسلم حجاز کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ حجاز مین تشکیل حکومت تمام اہل حجاز کی آزادانہ رائے سے ...... تفویض کرنا چاہئے۔

پوپلے نائب کی اودھ کچہری کارروائی سے قطع نظر مولف نے **تشکیل حکومت کی تفویض** مین کتنی بلاغت صرف کی ہے اور دوسری تجویز مین اپنے **آپ کو بھی کیسا عالمانہ فقرہ ہے۔**

ایک تھے افیمی صبح کو موتنے بیٹھے تو چلا ہین موتنے مین سوت بیچنے جارہی تھین حضرت اونگھ گئے اور اوسوقت تک اونگھتے رہے جب تک سوت والیان بازارین سے سوت بیچ کے پلٹین ایک جولاہن نے کہا "یہ افیمی بھی عجب چیز ہے یہ وقت آگیا اور ابتک موت رہا ہے" آواز سن کے افیمی صاحب ہوشیار ہوے اور جواب دیا۔

"یہ موت نہ سمجھ کہ کاتا اور لے دوڑی ابھی یہ موت ہے بڑی دیدہ ریزی کا کام ہے" ممکن ہے کہ ہماری نکتہ چینی پر کوئی دوست بول اٹھے کر بیٹھ موت ہے سوت نہ شد کہ کاتا اور لے دوڑی" لیکن اس قول سے کی استعداد اور بدنظمی و غفلت کا جو الزام سبجکٹ کمیٹی پر عائد ہوتا ہے وہ ہرگز برطرف نہین ہو سکتا چاہئے اس کمیٹی مین بڑے بڑے بگڑے باز بڑے بڑے اہل قلم ہی کیون نہون۔

ضرورت ہے

استعمال شدہ اُردو کتابون کی۔ مثلاً اُردو شعرا کے دیوان اور نثر کی کتابین۔ فرہنگ اندراج۔ فرہنگ آصفیہ اور دیگر لغات و مصطلحات وغیرہ۔

خط کتابت متعلق قیمت و دیگر حالات بنام پروفیسر کے۔ لال صاحب "کرشنا گنج الہ آباد شہر ان جانبی"

رزولیوشن نمبر ۲ مین بالخصوص انجمن خدام الحرمین سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ "قرار داد دون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے" فوری موثر تدابیر اختیار کرے۔

یہ اعلے درجہ کی انشا پردازی ہے۔ اگر یہ ظاہر کر دیا جاتا کہ تجاویز باصطلاح حال عریان ہین تو انجمن سے **عملی جامہ پہنانے کی استدعا یقیناً** بجا ہوتی۔ مگر تجاویز کی برہنہ ثانگ سیرزم ظاہر نہین ہوئی لہذا اعمل کا ورزشی ستھنا کن ٹانگون مین پہنائے تفصیل طلب بات ہے۔

بارھوین رزولیوشن مین ایک جیا زرین لباس نے بہت عمدہ بات بتائی ہے کہ یار وجب تک ارض مقدس حجاز کی صورت حال اصلاح پزیر نہو ہفتہ مین لوگ ایک روز ترک لذات کرین اور جو روپیہ اس طریقے سے پس انداز ہو اسکی آمدنی حجاز فنڈ مین دین"

تجویز واقعی نہایت معقول اور گاندھی جی کے چرخے سے زیادہ مرغوب ہے۔ کیا معنی کہ فاقہ کش ہندوستان پر میدان عیش تنگ ہے اور سہ

تنگی عیش مین ممکن نہین ترک لذات
سوکھے ٹکڑے بھی تو فاقے مین مزا دیتے ہین

ہندوستان کے دین دار مسلمان سوکھے ٹکڑے کھاکے نعمت کی مان کا کلیجا چباتے ہین۔ انھین عروس لذت سے ہمکنار نہونا چاہئے اور کشان بادہ تنعم کو یہ کہنے کے بجے چھوڑ دینا چاہیے سہ

ہم مست بھی ہین تارک لذات زاہدا
اک دن تو دیکھ کیسی ہے تلخی شراب کی

اسلئے کہ لذیذ غذاؤن کی افراط بدمزگی کی علت ہے۔ ترک لذات پر اتنا زور اور فضول خرچیون کی طرف سے اتنی بے پروائی کہ ایوان کونسل مین صرف پاؤن لگانے کی تمنا لاکھون کے وارے نیارے کرائی ہے۔ دسترخوان چنے ہوے ہین۔ ہوٹل آباد ہین۔ دعوتین ہو رہی ہین۔ ووٹ خریدے جاتے ہین۔ پھندیت موٹرون کے پنجے مین ووٹرون کے پھانسنے کے لئے نشخت بجتے پھرتے ہین کوئی سائل گھر پر آیا تو ٹکا سا مردود کر۔

کوئی برہمن دروازے پر کھڑا ہوا تو میان نے فرمایا "سال بھر اودھر ہو گائے کھوگئی ہے پنڈت جی سے کہو وہی ڈھونڈھ کے لے لین" بی بی ٹونن والے داوگا نے تو بیری تھی شاید ڈھونڈھے سے مل جائے۔ ابی وہ بھیا کیون نہین پنڈت جی کو دان کرتے جو ابھی چھ مہینے گزرے کہ مر چکی ہے" (وہی بھیا برہمن کے نام) وارثان ذوی الفروض و ذوی الارحام کا یہ حال کہ راجہ کا دوسرکی کا کیسر" محروم۔ دیگر ذوی القربیٰ کا یہ عالم کہ تیرے میرے دروازے پر "اللہ بھلا کرے" کہتے پھرتے ہین کمبخت غماز۔ نمام۔ مار آستین۔ یہ ہین طبقہ امرا کے سامنے اپنی فلاکت زدہ شکل دکھا کے ذلیل کرنے والے۔ یتامے کوئی حق نہین رکھتے۔ صاحب جنے کوئی زمانے بھر کا ٹھیکا لیا ہے کمبخت جیوا کے مرتے چلے جاتے ہین کوئی کہان تک پالے۔ مساکین ہمیشہ در ہین اور جو ایسی ہی ضرورت ہے تو کیون خیرات خانے آباد نہین کرتے جس مین ہمنے کبھی ایک ڈبل پیسا نہین دیا۔ رہے ابنائے سبیل تو گھر ہمیشہ معزز مہمانون سے بھرا رہتا ہے۔ نائب صاحب حساب تو لانا ہنرہائنس مفت خور خان کی ضیافت بیس ہزار روپیہ۔ بورڈیا بدھنا سنبھالنے والے لاٹ صاحب کی پارٹی پچیس ہزار روپیہ ڈنیائے حکومت کو پدرود کرنے والے وسیرائے کی الوداعی دعوت پچاس ہزار روپیہ شیر وتیم برائے

ایڈیٹر حقیقت کے مشہور ناول

جنگ عراق (قصہ العمارہ کی جنگ کا نقشہ جنرل ٹاونشنڈ اور ترکی جنرل کی گفتگو جس دمشق کے کرشمون کے ساتھ دکھائی گئی ہے قیمت ...... عار

انقلاب روس۔ بالشویکو کی خفیہ ریشہ دوانیان۔ زار روس کی بد اعمالی حسن و عشق کی جیتی جاگتی تصویر ہے قیمت ... عہ

جنگ روس و جرمنی جنگ عظیم کی مستند تاریخ نیلڈ مارشل فان ہنڈنبرگ اور جنرل لوڈنڈارف کے مشہور کارنامہ۔ کرنیل صمدانی کیتھرینا کی کامیاب محبت۔ قیمت عہ علاوہ محصول۔

منیجر حقیقت بک ایجنسی لکھنؤ

صفحہ ۲۔ ۱۱ کے درمیان چند ناولو کی فہرست ہے اوسے ملاحظہ فرمایئے۔

موٹر سامانان سالانہ ایک لاکھ روپیہ - اُفوہ اب کیا کوئی اپنا سر اپنائے سبیل کے حوالے کر دے۔

الغرض متولین کے یہان تو گنجائش ہی نہین ہے لہذا ہم اس رزولیوشن کا اصل مخاطب فاقہ کش گروہ کو کہتے ہین جسکی ہفتہ وار آمدنی کا حساب آسان ہے اور روزانہ آمدنی بعد ترک لذات لیجئے فاقہ کشی خیرات کی مد مین جمع ہو سکتی ہے۔

البتہ خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ "حجاز فنڈ" کا حشر ظریف خلافت فنڈ طرابلس فنڈ سے تو نہ دروائے۔ اور یہ بھی کہ پیٹ کاٹ کے جمع تو کرین مصیبت زدگان حجاز کے لئے مگر وہ کئے گئے حرام خواران نجد کے "تیرے گھر مین میری فرمائش" زری - ٹیڑھی کھیر ہے۔ ابھی تک یہ نہین معلوم ہوا کہ "حجاز فنڈ" کس کی معدہ تا تھیلی کا نام ہے اور اوسکے مصارف کی تفصیل کیا ہے اسلئے ترک لذات پر بندۂ مضمون نگار زبردستی قناعت کرتا ہے۔

جلسے کی تفصیل اور بیعت کا حال مولانا پنچ خود ہی تحریر فرمائین - ایک ادنیٰ نکتہ چین کی حیثیت سے بندہ دوبارہ الحمد للہ اِنہیں امور کے اظہار پر [illegible] کرتا ہے والسلام۔

راقم خاکسار ادنیٰ الموتمرات

المختصر

۱

انڈین حجاز کانفرنس اپنے مقاصد اچھی طرح ظاہر کر سکی اور خاصی کامیاب رہی مگر آپ نے دیکھا ہوگا کہ شرابی شراب پینے کے بعد ایسا قبیعت [illegible] بنا تا ہے کہ دیکھنے والے کو بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ بعض بعض دفعہ پرانی شراب کے نشے مین بدمست ہو کے [illegible] اوغ اوغ کرتے دیکھے گئے۔

نام کی کانفرنس [illegible] صرف دو ہی کام کی باتین [illegible] ایک [illegible] کی تجویز اور [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابن سعود کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اچھی طرح عمل کیا گیا تو کسیقدر خشکان خاک پہ مظالم کم ہو جائینگے - باقی تجویزین ایسی ہی ہین جیسے کوئی توپ پر چکت لگانے کے لئے بارود سے دانت پر بارود رکھوائے۔

اقوام کی لیگ بھی حاضر جوابی مین طاق ہے۔ سنتے ہین کہ برطانیہ نے دریائے چین مین کچھ مداخلت کی تھی چینی وکیل قوی نے سوال کیا - حضرت یہ کیا! ہمارے دوست لارڈ سسل تو ڑا بول اوٹھے کہ یہ کیا! چیو نے کہا چون - لاٹ صاحب بولے چناچہ - چیو نے فرمایا چنین گفتہ اند - لاٹ صاحب کہنے لگے - چنان گفتہ اند بہرحال آئینی تعلیمی یہ نکلی کہ حضرت چیو اگر آپ کو اعتراض کا شوق تھا تو کیون پہلے سے نوٹس نہ دیا۔ دیکھئے میاں جرمن جو شوق سے اس انجمن مین گھسے ہین اس قسم کی چون چرا کو اپنے معاملات مین کس نگاہ سے دیکھتے ہین۔

ریفیون کی عقلمندی مین کیا شبہ ہے بیڈو ونس نے اون سے کہا کہ ہم تمہین جب مرد جانینگے جب تم علامت تذکیر یعنے عبد الکریم کے دیود کو زائل کر دو۔ او نھون نے یہی کیا۔ مگر میز ہو جانے پر بھی مردون کے ذیل مین شامل نہ کئے گئے۔ اب لڑائی ہو رہی ہے لیکن عبد الکریم کے سے جوانمرد کی رفاقت میسر نہین۔

ٹھائی دعوت ایک خاص قسم کی دعوت کا نام ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک تھے خاندانی جب او نھون نے کسی نکلف پرورده لکھنوی کی دعوت کی جب معمول لکھنوی حضرت نے دو چار نوالے کھائے اور لگے شکار کرنے۔ پٹھان نے کہا ابھی کھاؤ - انھون نے عذر کیا کہ بس جناب پیٹ بھر گیا اب گنجائش نہین - دو چار مرتبہ اصرار کے بعد پٹھان نے [illegible] سیدھا کیا پیلا [illegible] [illegible] ایک ہی ضرب مین [illegible] کا خاتمہ ہو گیا قریب تھا کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قرا تو ہے رشب کو دو چسکین بھی آ گئی تھین دیکھئے کہین پٹھانی دعوت نہ شروع ہو جائے یورپ سے خوان پر خوان (شرائط) آتے ہین - انکی طرف سے عذر پر عذر ہو رہا ہے۔

نئے شاہ گجکلاہ ایران بھی مخمصون مین گرفتار ہین - سازش انقلاب زورون پر ہے - اگر مخلص اپنے پہلے ارادہ پر قائم رہتا اور بطور ایک نگران کے دستوری حکومت کی دیوارین مضبوط کرنے کی سعی کرتا تو زیادہ مناسب تھا - یہ سازشین کہین خدانخواستہ زنگ لائین سے

طریق عشق دشوار است زامین تر دو مگذر

حریف کفر اگر تو ان شدن بائے مسلمان شو

پڑوس برا ہے - اور مولویون کا بھی سامنا ہے۔ الامان - الامان من شر الشیطان - لیجئے یک فتنہ دو شد الامان دہلی پر ایک مقدمہ تو چل ہی رہا تھا اب دوسرا نوٹس بھی پہونچ گیا۔ حکومت ضمانت نہ طلب کرنے کی وجہ پوچھتی ہے اگر ملزم کے جواب ہی پر عمل کرنا مقصود ہے تو جانی الامان کیون نہین کہہ دیتے کہ حضرت مجھے کچھ انعام دلوائیے اور جان چھوڑئیے۔

واقعات کی آواز

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہین کہ اس وقت ہندوستان اور بیرون ہندوستان مین کیا ہو رہا ہے ہندو مسلمانون کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہین شدھی سنگھٹن کا اصل مقصد کیا ہے یہ دونون تحریکین کس قدر کسقدر ترقی کر رہی ہین سنگھٹن نے کیا [illegible] کر رہی ہے ہندو ہندو کیا کر رہے ہین اوران تمام اداروں کے مقابلہ مین مسلمانون کو کیا کرنا چاہیے تو آپ اخبار الامان دہلی پڑھئے جو ہندوستان کے سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اخبارات اور جناب مولانا مظہر الدین صاحب فاضل سابق ایڈیٹر مدینہ و دستور و جمہور اس کے ایڈیٹر ہین اور یہ ایک ہی کام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہین اور اسلامی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا مقبول ترین ہے سب سے بڑی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

سالانہ [illegible] روپیہ - ششماہی [illegible] روپیہ - [illegible] [illegible] نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے مشتہرین کیلئے خاص رعایت ہے۔

[illegible] منیجر اخبار الامان دہلی قاسم جان دہلی